© rasailojaraid.com

فیض احمد بشیر متعلم مدینہ یونیورسٹی

موت العالِم موت العالَم

حضرت العلام پیر صاحب بھی چل بسے

ہر مسلمان کا یہ پختہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہر فیصلہ اٹل ہوتا ہے۔ ان فیصلوں میں سے ایک فیصلہ موت بھی ہے اور یہ ایک ایسا اٹل فیصلہ ہے کہ جس کے بارے میں کسی کو بھی شک وشبہ نہیں جو بھی چیز جاندار ہے اسے اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق موت ضرورت آنی ہے اور واقعی جب کسی کی موت کا وقت آجاتا ہے تو پھر فرمان الٰہی: ﴿لا یستأخرون ساعة ولا یستقدمون﴾ کے مطابق اس وقت میں ذرہ برابر کمی بیشی نہیں آتی اور پھر ہر انسان اپنے عزیز واقارب کی وفات کے صدمے کو طوعاً وکرہاً برداشت کرتا ہے۔

یہ ایک طبعی بات ہے کہ ہر شخص کی وفات پر اس کے لواحقین کو صدمہ ضرور ہوتا ہے مگر جو صدمہ کسی عالم دین کی وفات سے پیدا ہوتا ہے وہ اور کسی بھی قریبی شخص کی وفات پر نہیں ہوتا۔ کیونکہ مقولہ مشہور ہے: ﴿موت العالم موت العالم﴾ یعنی ایک عالم دین کا فوت ہونا پوری دنیا کے فوت ہونے کے مترادف ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے وہ اپنے فیصلے کو پورا کر کے رہتا ہے وہ نہیں دیکھتا کہ یہ کتنی بڑی شخصیت ہے اور اس کی موت سے کتنا نقصان ہوگا۔ بس وہ جیسے چاہتا ہے کر دیتا ہے کیونکہ اس کے فیصلے اٹل ہوتے ہیں۔

جیسا کہ پچھلے سال جامعہ علوم اثریہ اور جماعت اہل حدیث کو علامہ محمد مدنی ؒ کے وفات پا جانے کی وجہ سے جو نقصان اٹھانا پڑا وہ ابھی کسی طور بھی پورا نہ ہونے پایا تھا کہ چند دن قبل جامعہ کے شیخ الحدیث اور جماعت اہل حدیث کے روحانی بزرگ حضرت العلام پیر محمد یعقوب قریشی صاحب وفات پا گئے۔ اب دوبارہ جامعہ علوم اثریہ کو ایک بہت بڑا صدمہ برداشت کرنا پڑا کیونکہ پیر صاحب کی وفات جامعہ کیلئے ایک ناقابل تلافی نقصان کی حیثیت رکھتی ہے۔ مگر ہمیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو دل وجان سے تسلیم کرنا ہے کیونکہ اسی میں ہماری بہتری ہے۔ بہر حال پیر صاحب کی وفات جہاں پر جامعہ کیلئے گہرے زخم چھوڑ گئی ہے وہاں پر جماعت اہل حدیث بھی ایک جید عالم دین اور ممتاز شیخ الحدیث سے محروم ہوگئی ہے۔ پیر صاحب کی ذات کسی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تعارف کی محتاج نہیں کیونکہ جماعت اہلحدیث میں صرف دو ہی جید عالم دین ایسے تھے کہ جنھیں ان کے نام سے زیادہ ان کے لقب ''پیر صاحب'، سے پہچانا جاتا تھا۔ ایک تو پیر بدیع الدین شاہ الراشدی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جبکہ دوسرے پیر محمد یعقوب قریشی'' تھے۔ آپ کا پورا نام ونسب محمد یعقوب بن مولانا فضل الٰہی بن میاں علی احمد القریشی الہاشمی ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی مولانا فضل الٰہی اور مولانا ثناء اللہ امرتسری کے شاگرد خاص مولانا عبدالجبار رمیانوی بن مولانا نور محمد آف جہلم سے حاصل کی۔ بعدازاں آپ نے بڑے بڑے جید علمائے کرام اور شیوخ عطام سے اکتساب علم کیا۔ آپ کے مشہور اساتذہ کرام میں شیخ الشیوخ العلامہ الحافظ محمد گوندلوی''، حضرت العلام مولانا محمد اسمعیل سلفی''، الحافظ مولانا محمد اسحاق حسین خانوالوی''، حضرت العلام مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی'' اور شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن لکھوی'' شامل ہیں۔

آپ کے تعلیمی دور کا اکثر وبیشتر حصہ حضرت الحافظ محدث گوندلوی'' کی خدمت میں گزرا۔ آپ نے سند فراغت کے بعد شعبہ تدریس کو اختیار کیا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے علوم وفنون کی تدریس میں انتہائی اعلیٰ مہارت عطا فرمائی تھی۔ آپ نے شرعی علوم وفنون کی ہر کتاب کو کئی کئی سال تک لگن ومحنت سے پڑھایا۔ آپ کو علم حدیث رسول ؐ سے انتہائی زیادہ شغف تھا۔ اسی لئے آپ نے کئی نامور شیوخ الحدیث سے متعدد مرتبہ بخاری شریف کو دل کی گہرائیوں سے پڑھا۔ مجموعی اعتبار سے آپ نے نصف صدی سے زائد قرآن وحدیث کی تدریس فرمائی۔ جبکہ چالیس سال تک مسلسل بخاری شریف پڑھاتے رہے۔ پاکستان کی پچھلے سالوں گولڈن جوبلی کے موقع پر راقم نے عرض کیا کہ استاد محترم پاکستان کو بنے پچاس سال ہو چکے ہیں جس کی وجہ سے لوگ پاکستان کی گولڈن جوبلی منا رہے ہیں۔ آپ کی تدریس کو بھی تقریباً پچاس سال گزر چکے ہیں۔ لہٰذا آپ کی بھی گولڈن جوبلی منانی چاہیے یہ بات سن کر آپ مسکرا دیئے اور فرمانے لگے کہ یہ بخاری شریف کا پڑھنا پڑھانا ہی ہمارے لئے گولڈن جوبلی سے بڑھ کر ہے۔

آپ جامعہ سلفیہ فیصل آباد، جامعہ تعلیم الاسلام اوڈانوالہ، جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن اور جامعہ علوم اثریہ جہلم میں تدریسی فرائض انجام دیتے رہے۔ آپ نے سب سے زیادہ جامعہ علوم اثریہ جہلم میں تدریس فرمائی جو کہ تقریباً ربع صدی بنتی ہے۔ آپ کو اللہ رب العزت نے محب رسول ﷺ، متبع سنت، منکسر المزاج، انتہائی پرہیزگار اور اخلاق حسنہ والا بنایا تھا۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو دینی ودنیاوی علوم سے بھرپور طور پر نواز رکھا تھا۔ آپ ایک اعلیٰ درجے کے زیرک، دانشور اور کامیاب مفتی تھے۔

آپ نے قرآن وحدیث کی روشنی میں دن رات لوگوں کے سوالات واستفسارات کے جوابات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دیئے۔آپ کو فن فتویٰ میں ید طولیٰ حاصل تھا۔آپ کے فتویٰ لکھنے کا عظیم الشان انداز تھا۔سب سے پہلے سائل کی مکمل گفتگو سنتے ،سوال وغیرہ پڑھتے پھر فوراً فتویٰ لکھتے جواب کیلئے صفحے کے شروع میں سوال کا مختصر اور جامع مانع جواب لکھتے اور پھر ساتھ ہی اس کے نیچے قرآن مجید یا حدیث رسولؐ سے دلیل بھی نقل فرما دیتے۔عنقریب آپ کا یہ گراں قدر خزینۂ علمی یعنی مجموعہ ''فتاویٰ اثریہ'' کے نام سے چار پانچ جلدوں میں شائع ہونے والا ہے۔انشاءاللہ جو کہ ہزاروں فتویٰ جات پر مشتمل ہے اور روزمرہ کے مسائل کیلئے انتہائی مفید ثابت ہوگا۔آپ کو علم وراثت میں اپنے دور کا امام مانا جاتا تھا۔آپ نے وراثت کی مشہور ترین کتاب ''السراجی'' کی اردو میں ایک عالی شان شرح ''اعانۃ الراجی علی تصریح السراجی'' لکھی ہے یہ کتاب **400** صفحات پر مشتمل ہے۔آپ نے اس کتاب میں وراثت کے مسائل کو انتہائی سہل اور مفصل لکھا ہے کہ اس سے پہلے ایسی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔اس کتاب کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ آپ علم المیراث کے واقعی امام تھے۔

اندرون و بیرون ملک میں ہزاروں کی تعداد میں آپ کے تلامذہ موجود ہیں۔جنہوں نے آپ سے بخاری شریف کے علاوہ دیگر شرعی علوم کی تعلیم حاصل کی۔آپ کے نامور شاگردوں میں حضرت علامہ محمد مدنی ؒ بن حافظ عبدالغفور جہلمی ،مولانا عبداللہ امجد چھتوی شیخ الحدیث ستیانہ بنگلہ،مولانا عبدالحمید ہزاروی شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ گوجرانولہ، محقق العصر مولانا ارشادالحق اثری فیصل آباد،مولانا محمد اکرم جمیل شیخ الحدیث جامعہ علوم اثریہ جہلم ،ڈاکٹر محمد محمدی نورستانی مدینہ منورہ،مفتی محمد شفیع مدیر المکتب جامعہ اثریہ جہلم ،مولانا حافظ اخلاق احمد انگلینڈ وغیرہ شامل ہیں۔

آپ شوگر کے دائمی مریض ہونے کے باوجود ہمیشہ نصف گھنٹہ پہلے ہی مسند تدریس پر براجمان ہوجاتے اور مسلسل دوتین گھنٹے تک طلبہ کو بخاری شریف پڑھاتے رہتے۔آپ کو جامعہ علوم اثریہ سے گہری محبت تھی۔عمر پیری کے باوجود اور بخاری شریف کی تدریس کو چھوڑ کر جانے کیلئے آپ ہرگز تیار نہ تھے۔مگر بیماری کی شدت کے پیش نظر آپ کو واپس اپنے گھر فیصل آباد جانا پڑا۔جہاں طویل علالت کے بعد آپ مورخہ **22** جولائی **2003**ء کو بوقت فجر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔آپ کی وفات کی خبر جنگل میں آگ کی طرح پورے ملک میں پھیل گئی۔جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں دومرتبہ آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔پھر حسب وصیت آپ کے جسد خاکی کو جامعہ علوم اثریہ جہلم میں لایا گیا۔تقریباً ساڑھے چھ بجے جامعہ کی مسجد سلطان کے وسیع وعریض صحن میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔

امامت کے فرائض آپ کے شاگرد خاص مولانا محمد اکرم جمیل صاحب (جو کہ اب جامعہ علوم اثریہ کے شیخ الحدیث ہیں) نے سرانجام دیئے۔اپ نے اتنی رقت سے نماز جنازہ پڑھائی کہ چاروں طرف سسکیاں بندھ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

گئیں۔ آپ کی نماز جنازہ میں جہلم اور دوسرے دور دراز مقامات سے ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ جن میں اسلام آباد سے مولانا عبدالعزیز حنیف ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان، حافظ مقصود احمد مدیر اعلیٰ مجلۂ دعوۃ التوحید، حافظ عبدالرحمٰن عتیق خطیب مرکزی مسجد اہل حدیث سرکلر روڈ، چوہدری محمد یونس امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث سرکلر روڈ، گوجرانوالہ سے مولانا محمد اعظم ناظم تعلیمات مرکزیہ، جناب بشیر احمد انصاری مدیر اعلیٰ ہفت روزہ اہل حدیث، پروفیسر حافظ عبدالستار حامد، قاری عصمت اللہ ظہیر، مولانا محمد صادق عتیق، حافظ الیاس اثری، گجرات سے مولانا سید ثناء اللہ شاہ بخاری، مولانا سید ظفر علی شاہ، مولانا عبدالواحد سلفی، مولانا طارق یزدانی، چکوال سے مولانا محمد ابراہیم، مولانا سجاد الرحمٰن، مولانا محمد افضل، مولانا عبدالغفور اور حافظ محمد یحییٰ، خوشاب سے قاری حبیب اللہ عثمانی، لاہور سے حافظ محمد اسلم شاہدروی، میرپور آزاد کشمیر سے مولانا قاری محمد اعظم، مولانا میاں عبدالستار، مولانا بشیر احمد حسن علاوہ ازیں مدیر الجامعہ حافظ احمد حقیق بن حافظ عبدالغفور، جامعہ کے جملہ اساتذہ و منتظمین وطلبہ اور جہلم کی دیگر سیاسی وسماجی شخصیات نے نماز جنازہ میں شرکت فرمائی۔

بعد ازاں آپ کے جسد خاکی کو آپ کے آبائی گاؤں جہلم سے بارہ کلومیٹر کے فاصلہ پر چک حافظاں میں لے جایا گیا۔ جہاں بعد از نماز عشاء حضرت الحافظ عبدالمنان نور پوری شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مجموعی طور پر چار مرتبہ آپ کی نماز جنازہ پڑھائی گئی۔ پھر آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو آپ کی والدہ ماجدہ کے قدموں میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ آپ نے اپنے پیچھے سوگواران میں تین بیٹے، تین بیٹیاں اور ایک بیوہ چھوڑی ہے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہمارے شفیق ومحسن استاذ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ نیز اللہ تعالیٰ جامعہ علوم اثریہ کے اس بہت بڑے علمی وادبی نقصان کو اپنی رحمتوں سے پورا فرمائے۔

رئیس الجامعہ کی دورہ برطانیہ پر روانگی

رئیس الجامعہ حضرت الحافظ عبدالحمید عامر صاحب فاضل مدینہ یونیورسٹی مورخہ 28 اگست بروز جمعرات مرکزی جمعیت اہل حدیث آف برطانیہ کی خصوصی دعوت پر انگلینڈ روانہ ہو گئے ہیں۔ جہاں آپ انٹرنیشنل اسلامی دعوت کانفرنس برمنگھم میں شمولیت فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ۔ بعد ازاں جہاں آپ دیگر مختلف پروگرامز میں شرکت فرما کر مورخہ 15 ستمبر کو واپس تشریف لے آئیں گے تاکہ 19 ستمبر کو جامعہ کی سالانہ تقریب بخاری شریف اور سالانہ اہل حدیث کانفرنس کی صدارت فرما سکیں۔

© rasailojaraid.com